افسانہ : جدائی کا زہر

مصنفہ : جنت علی

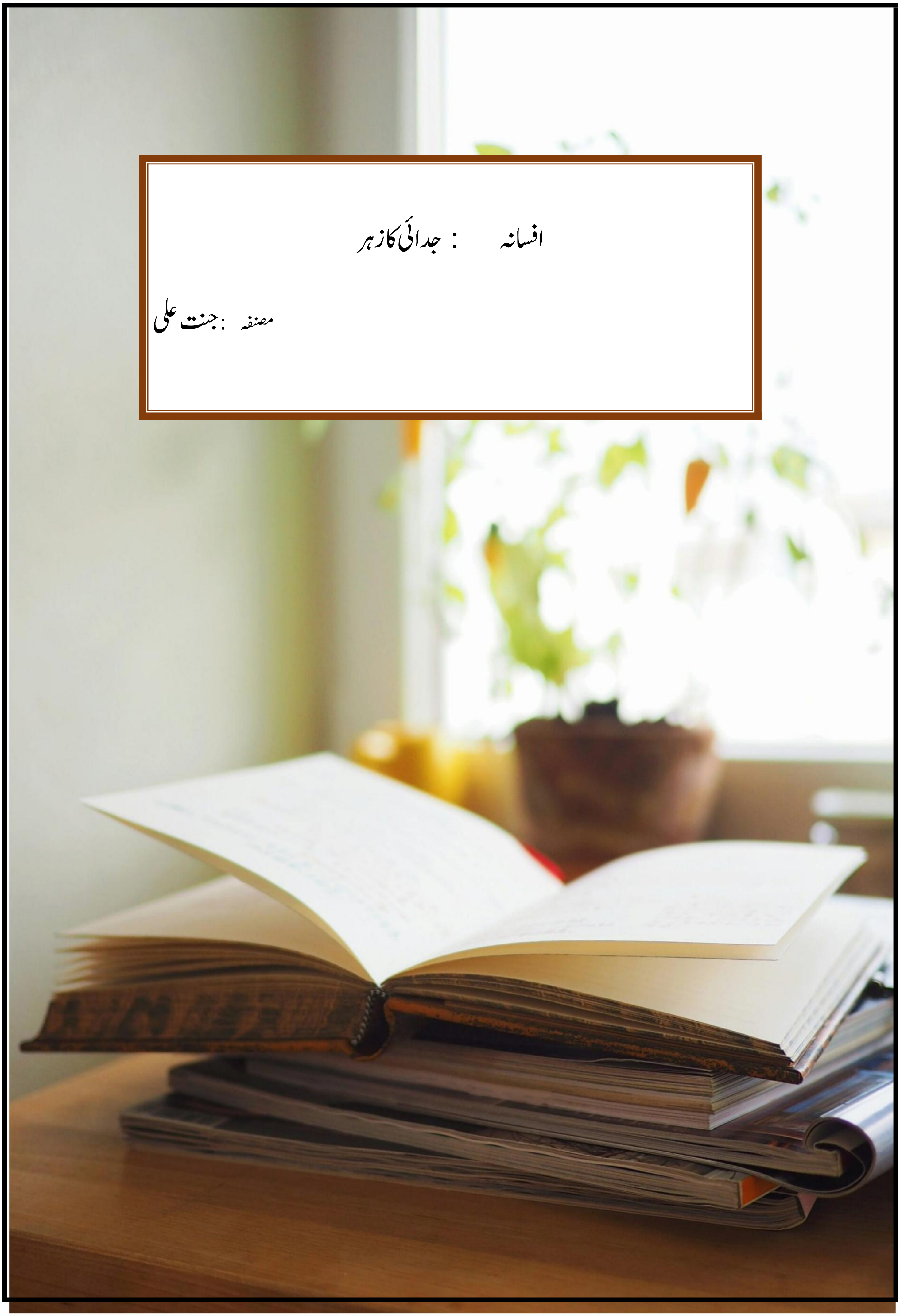

اردوناولزبلاگز

اردوناولزبلاگز کی طرف سے پیشکش

ناول "اردوناولزبلاگز" کی ویب سائٹ کا حصہ ہے اور قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا گیا ہے ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے آپ کو اعلی معیار اور اردو ادب فراہم کیا جائے۔

براہ کرم اس pdf کو صرف ذاتی مطالعے کے لیے استعمال کریں اس کے بغیر اجازت تقسیم، کاپی یا کسی اور پلیٹ فارم پر اپلوڈ کرنا سختی سے منع ہے۔

اگر آپ ہمارے ساتھ اپنی تحریریں شیئر کرنا چاہتے ہیں یا کوئی تجاویز دینا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔:

ویب سائٹ: urdunovels.blog
ای میل: urdunovelsblogs@gmail.com
انسٹا گرام: @urdu_novels.blog
فیس بک: fb.com/urdunovelsblogs

!آپ کی رائے ہمارے لیے اہم ہے

urdunovelsblog

جدائی کا زہر

مصنفہ : جنت علی

کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ کھڑکی کے پار بارش کی بوندیں شیشے سے ٹکرا کر مدھم آواز پیدا کر رہی تھیں۔ گھڑی کی سوئیاں اپنی مخصوص رفتار سے آگے بڑھ رہی تھیں مگر مرحا کو لگ رہا تھا جیسے وقت رک گیا ہو۔ اس نے میز پر رکھی ڈائری اٹھائی، قلم ہاتھ میں تھاما تو انگلیاں لرزنے لگیں۔

"جدائی کا زہر عجیب ہوتا ہے،" اس نے آہستہ لکھا، "یہ جسم میں نہیں بلکہ روح میں اُترتا ہے۔"

لفظ صفحے پر اُترنے لگے اور وہ ماضی کی گلیوں میں جا پہنچی۔

اسے وہ وقت یاد آیا جب زندگی خوشبو اور رنگوں سے بھری تھی۔ یونیورسٹی کے لان میں قہقہے گونجتے تھے۔ ہر لمحہ روشنی اور مسکراہٹوں سے بھرا ہوتا۔ مرحا اور نمرہ کی دوستی سب کے لیے مثال تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا سہارا تھیں، ایک دوسرے کی کمزوریوں کو ڈھال اور خوشیوں کو اپنی طاقت بناتی تھیں۔

urdunovelsblog

ایک دن نمرہ نے شوخی سے کہا تھا:

"مرحا، اگر کبھی ہم الگ بھی ہو گئے نا تو یاد رکھنا، دوستی کبھی ختم نہیں ہوتی۔"

مرحا نے قہقہے کے ساتھ جواب دیا تھا:

"ہماری دوستی میں 'اگر' کا کوئی لفظ نہیں، نمرہ۔ ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے، بس!"

انہیں کیا خبر تھی کہ وقت کے پاس ہمیشہ کے لفظ کو توڑنے کے ہزار طریقے ہیں۔۔۔۔قسمت کی زمین پر "ہمیشہ " کا لفظ کتنی جلدی ٹوٹ جاتا ہے اور کبھی کبھی "انا" لمحوں میں برسوں کے وعدوں کو توڑ دیتی ہے

ایک دن ایک چھوٹی سی بات طوفان میں بدل گئی۔ گروپ اسٹڈی کے دوران نمرہ نے کہا تھا کہ ایک پریزنٹیشن بہتر انداز میں پیش کی جاسکتی تھی۔مرحا کو یہ تنقید بوجھل لگی۔

"تم ہر بار اپنی بات کو درست مان لیتی ہو، دوسروں کی رائے کو اہمیت ہی نہیں دیتی،" نمرہ نے خفگی سے کہا۔

مرحا کے لہجے میں تلخی اُتر آئی:

"اور تم چاہتی ہو کہ میں ہمیشہ تمہاری بات مانتی رہوں؟ یہ دوستی ہے یا بس تمہاری مرضی چلتی رہے؟"

نمرہ کے لب کپکپا گئے:

" کبھی کبھی جھک جانا بھی محبت ہوتی ہے، مگر تمہیں یہ نہیں آتا۔"

مرحا نے سخت لہجے میں جواب دیا:

"اور شاید تمہیں اپنی ضد چھوڑنا نہیں آتا۔"

یہ چند جملے لفظ نہیں، خنجر تھے۔وہ خنجر جنہیں انا نے دونوں کے دل میں پیوست کر دیا۔اس دن کے بعد ان کے درمیان خاموشی کی دیوار کھڑی ہو گئی۔

دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں بدل گئے۔یونیورسٹی وہی تھی، دوست وہی، محفلیں وہی مگر مرحا کے اندر کا جہاں اجڑ گیا تھا۔نمرہ سامنے آتی تو نظریں چرا لی جاتیں۔دل چاہتا کہ لپک کر گلے لگے مگر زبان پر انا کا قفل لگا رہتا۔

urdunovelsblog

اکثر رات کو وہ چھت پر جا کر آسمان کو دیکھتی اور سوچتی:

"کیا واقعی ضد رشتوں کو توڑ دیتی ہے یا ہم خود اپنے ہاتھوں سے سب کچھ برباد کر دیتے ہیں؟"

اسے فیض کا شعر یاد آتا:

"اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا

راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا"

مگر اس کے دل میں سب سے بڑا دکھ وہ دوستی تھی جو انا کے زہر میں دفن ہو گئی۔

اس نے ایک دن نمرہ کے نام خط لکھا:

"ہماری خاموشی مجھے کاٹ رہی ہے، نمرہ۔ کاش ہم اپنی ضد کو مار دیتے اور دوبارہ ایک دوسرے کو اپنا لیتے۔ مگر شاید ہم نے انا کو دوستی سے بڑا مان لیا۔"

urdunovelsblog

خط پر آنسو گرے مگر وہ کبھی نہ بھیجا گیا۔ دراز میں آج بھی پڑا ہے، جدائی کی ایک گواہی۔

انہی دنوں مرحا کی ملاقات حارث سے ہوئی۔ حارث کی شخصیت میں سکون تھا، جیسے طوفان کے بعد دریا کی سطح پر اُترتی ہوئی خاموشی۔ اس کی باتوں میں نرمی اور سوچ میں گہرائی تھی۔ سب سے زیادہ اس کی گہری بھوری آنکھیں دل کو چھو جاتیں۔ وہ آنکھیں جو کسی ان کہی کہانی کا عکس لگتی تھیں۔

ایک دن لائبریری میں، جہاں کتب کی خوشبو اور خاموشی دونوں موجود تھے، حارث نے اچانک کہا:

"تم بہت خاموش رہتی ہو، مرحا۔"

مرحا مسکرا کر بولی:

"کبھی کبھی خاموشی سب سے بڑی چیخ ہوتی ہے۔"

حارث نے نرمی سے پوچھا:

"یہ چیخ کس بات کی ہے؟"

مرحا کی آنکھیں بھر آئیں:

"یہ انا کے ہاتھوں مرنے والی دوستی کا نوحہ ہے، حارث۔ تم نہیں سمجھو گے۔"

حارث نے دھیرے سے کہا:

"شاید سمجھنے کے لیے قریب ہونا ضروری نہیں۔ کبھی کبھی فاصلے بھی سچ دکھا دیتے ہیں۔"

یہ لمحہ مرحا کے لیے اجنبی مگر سکون بھرا تھا۔ جیسے کسی نے زخم پر نرم ہاتھ رکھا ہو۔ وہ حارث سے بات کر کے ہلکا سا سکون پاتی، مگر اندر کی تلخی اپنی جگہ موجود تھی۔

urdunovelsblog

ایک دن حارث نے کہا:

"مرحا، ضد کو چھوڑ دو۔ یہ تمہیں اندر سے کھا رہی ہے۔"

مرحا نے مدھم لہجے میں کہا:

"یہ ضد اب میرا حصہ ہے۔ جیسے دل میں اندھیرا مستقل ٹھہر گیا ہو۔ میں جینا تو جانتی ہوں، مگر اس زہر کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔"

اسی دوران ایک شام نمرہ اور مرحا کی ملاقات ہو گئی۔ لمحہ بھر کو وقت رک سا گیا۔ دونوں کے درمیان خاموشی کی دیوار اب بھی کھڑی تھی مگر دل چیخ رہا تھا۔

مرحا نے آہستہ کہا:

" کبھی سوچا ہے ہم نے کیا کھو دیا ہے؟"

نمرہ کی آنکھیں بھیگ گئیں:

"ہاں... ہم نے ایک ایسا رشتہ کھو دیا جو ہزار لفظوں سے بڑھ کر تھا۔"

مرحا نے نظریں جھکا کر کہا:

"کاش ہم نے انا کو جگہ نہ دی ہوتی۔"

نمرہ نے کرب سے جواب دیا:

"انا وہ زہر ہے جو لفظوں کو نشتر بنا دیتا ہے۔ اور ہم نے ایک دوسرے پر وہی نشتر چلا دیے۔"

آنکھوں میں نمی کے باوجود وہ دونوں گلے نہ مل سکیں۔ دراڑیں نرم تو ہوئیں مگر مکمل نہ بھر سکیں۔

اس رات مرحا نے ڈائری کا آخری صفحہ کھولا اور لکھا:

"جدائی کا زہر سب سے کڑوا تب ہوتا ہے جب اس کی جڑ انا ہو۔ یہ زہر دوستی کو مارتا نہیں بلکہ ایسی خاموشی میں قید کر دیتا ہے جو عمر بھر ساتھ رہتی ہے۔"

کھڑکی کے باہر بارش تھم چکی تھی۔ چاندنی کمرے میں اتر آئی تھی۔

urdunovelsblog

اچانک مرحا کا فون بجا۔ دوسری طرف حارث کی آواز تھی:

"مرحا... کیا تم میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ بنو گی؟"

مرحا کی آنکھوں سے آنسو بہے مگر ہونٹوں پر پہلی بار مسکراہٹ ابھری۔

"ہاں، حارث۔"

اور یوں انا کے زہر پر محبت کی مٹھاس غالب آگئی۔ مگر نمرہ کی یاد، وہ دوستی اور وہ ادھوراپن وہ سب اب بھی مرحا کے دل میں ایک سوال بن کر زندہ تھا:

کیا کچھ رشتے واقعی کبھی مکمل نہیں جڑ پاتے؟

urdunovelsblog